آبی وسائل اور ان کے شرعی احکام

بیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۹ ربیع الاول-۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۵-۷ مارچ ۲۰۱۱ء، جامع العلوم الفرقانیہ رامپور، یوپی

پانی اللہ تعالیٰ کی بڑی اہم نعمت ہے، یہ انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بہت سے احکام دیئے؛ لہٰذا اس کی قدر کی جائے، اور اس کا لحاظ رکھتے ہوئے پانی میں اسراف کی ممانعت کردی گئی، اور اس کو آلودہ کرنے سے سختی سے منع کردیا گیا ہے، اور چونکہ سبھی کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے اس میں کسی کی اجارہ داری تسلیم نہیں کی گئی، نہ ہی ایسی ذخیرہ اندوزی کرنے کی اجازت دی گئی جو کسی کی حق تلفی کا سبب ہے۔

۱- جن امور میں پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے ان میں بلاضرورت یا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا اسراف ہے۔

۲- موقوفہ پانی میں اسراف کرنا حرام ہوگا، اور اگر مملوکہ ومباح پانی ہے تو اس میں مکروہ ہوگا۔

۳- شریعت نے پانی کو صرف پاک رکھنے ہی کے احکام نہیں دیئے ہیں بلکہ پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے بھی شریعت نے متعدد احکام دیئے ہیں؛ لہٰذا یہ بھی ضروری ہے۔

۴- پانی کی قلت کے پیش نظر اگر حکومتیں مفاد عامہ کی خاطر پانی کے بعض استعمالات پر پابندی لگاتی ہیں تو یہ درست ہے اور اس پر عمل ضروری ہے؛ بشرطیکہ یہ پابندی کسی شرعی یا طبعی ضرورت کو پورا کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

۵- مملوکہ زمین کے نیچے پانی مباح الاصل ہے کسی کی ملک نہیں، بوقت ضرورت مصلحت عامہ کے پیش نظر حکومت بورنگ کرانے سے روک سکتی ہے۔

۶- پانی کی حفاظت اور اس کا ذخیرہ کرنا اصلاً حکومت کی ذمہ داری ہے؛ تاہم افراد پر بھی اس کی ذمہ داری ڈالی جاسکتی ہے کہ زیر زمین پانی کی مناسب سطح باقی رکھنے کے لئے مناسب تدبیر اختیار کریں اور تعاون کریں۔

۷- بوقت ضرورت مفاد عامہ کے پیش نظر ڈیم تعمیر کرنے کے لئے آبادی منتقل کی جاسکتی ہے؛ بشرطیکہ فوری ایسا عادلانہ معاوضہ ادا کیا جائے جو لوگوں کے لئے تلافی مافات اور بازآبادکاری کے لئے کافی ہوسکے۔

۸- یہ ضروری ہے کہ سیلاب کے موقع سے بالائی اور نشیبی دونوں آبادیوں کے تحفظ کا خیال رکھا جائے اور حتی الامکان وہ صورت اختیار کی جائے جس میں کم سے کم نقصان ہو۔

۹- اپنی جائز ضرورتوں کو پورا کرنا بغیر دوسروں کو ضرر پہنچائے درست ہے۔

۱۰- نہروں سے استفادہ بقدر ضرورت جائز ہے؛ بشرطیکہ اس سے نہروں اور دوسرے لوگوں کو نقصان نہ ہو۔

۱۱- وہ تمام صورتیں جن میں پانی کو کسی چھوٹے بڑے برتن یا چیز میں بالقصد محفوظ کرلیا جائے، ملکیت ثابت ہوجاتی ہے؛ البتہ پانی کو مملوک بنانے کے لئے ایسی شکل اختیار نہ کی جائے جس سے عوام الناس کو ضرر لاحق ہو۔

۱۲- پانی پر ملکیت حاصل ہونے والی تمام شکلوں میں پانی کی تجارت جائز ہے جبکہ مفاد عامہ متاثر نہ ہو، لہٰذا عوامی نلوں اور پانی کے ذخائر سے اپنے حق سے زیادہ لے کر اور دوسروں کو ان کے حق سے محروم کر کے اس پانی کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳- نشیبی علاقوں میں پلاٹنگ کر کے انہیں فروخت کرنا اور آبادیاں بسانا جب کہ ضرر عام لاحق ہو، درست نہیں ہے؛ خواہ حکومت کی طرف سے ممانعت ہو یا نہ ہو۔

۱۴- ہر شہری کو پانی کی فراہمی حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ہے، وہ اس پر مناسب معاوضہ بھی لے سکتی ہے، اور معاوضہ پر قدرت رکھنے والوں سے اجرت نہ ادا کرنے کی صورت میں پانی روک لینے کا حق رکھتی ہے۔

۱۵- پانی کی نکاسی کا نظام بنانا اور شہریوں کی صحت کا خیال رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے، اور عوام کا فریضہ ہے کہ وہ حکومت کے ایسے نظام وقوانین کا لحاظ رکھیں۔

☆☆☆